مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رحمہ اللہ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالاء "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۱۳ سائیڈ اے ۱۳۔ اگست ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد: عَنْ عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَہٗ اَبُوْبَکْرٍ فَبَکٰی وَقَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّہٗ مِثْلُ عَمَلِہٖ یَوْمًا وَّاحِدًا مِّنْ اَیَّامِہٖ وَلَیْلَۃً وَّاحِدَۃً مِّنْ لَّیَالِیْہِ، اَمَّا لَیْلَتُہٗ فَلَیْلَۃٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَہَیَا اِلَیْہِ قَالَ وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُہٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَکَ فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ فَدَخَلَ فَکَسَحَہٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِہٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَہٗ وَسَدَّھَا بِہٖ وَبَقِیَ مِنْھَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَھُمَا رِجْلَیْہِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِہٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَۃَ اَنْ یَّنْتَبِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ مَا یَجِدُہٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْہِ وَکَانَ سَبَبَ مَوْتِہٖ ، وَاَمَّا یَوْمُہٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوۃً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاھَدْتُّھُمْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِھِمْ فَقَالَ لِیْ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَ خَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اِنَّہٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَ تَمَّ الدِّیْنُ اَیَنْقُصُ وَ اَنَا حَیٌّ "۔ [1]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) اُن کے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر چھڑ گیا تو وہ (ان کی پاکیزہ و بلند قدر زندگی کو یاد کرکے) رونے لگے اور پھر بولے: مجھ کو آرزو ہے کہ کاش میری پوری زندگی کے اعمال (قدر و قیمت کے اعتبار سے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صرف اس ایک دن کے عمل کے برابر ہوجاتے جو (آنحضرت ﷺ کے زمانۂ حیات کے بعد کے) دنوں میں سے ایک دن تھا۔ یا ان کی اس ایک رات کے عمل کے برابر ہوجاتے جو (آنحضرت ﷺ کے زمانۂ حیات کی) راتوں میں سے ایک رات تھی۔ یہ اُن کی اس رات کا ذکر ہے جس میں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفرِ ہجرت پر روانہ ہوئے اور غارِ ثور ان کی پہلی منزل بنا تھا، جب آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس غار پر پہنچے (اور آنحضرت ﷺ نے غار میں داخل ہونا چاہا) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کے واسطے آپ اس غار میں ابھی داخل نہ ہوں، پہلے میں اندر جاتا ہوں تاکہ اگر اس میں کوئی موذی چیز (جیسے سانپ بچھو وغیرہ) ہو اور وہ ضرر پہنچائے تو مجھ کو ضرر پہنچائے نہ کہ آپ کو۔ اور (یہ کہہ کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (آنحضرت ﷺ سے پہلے) غار میں داخل ہوگئے اور اس کو جھاڑ جھٹک کر صاف کیا۔ اُنھوں نے غار کے ایک کونے میں کئی سوراخ بھی دیکھے تھے اُن میں سے بیشتر سوراخوں کو اُنھوں نے اپنے تہبند میں سے چیتھڑے پھاڑ کر بند کردیا اور جو دو سوراخ (اس وجہ سے) باقی رہ گئے تھے (کہ ان کو بند کرنے کے لیے تہبند کے چیتھڑوں میں سے کچھ نہیں بچا تھا) اُن کے منہ میں وہ اپنے

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۶

دونوں پاؤں (کی ایڑیاں) اَڑا کر بیٹھ گئے (تاکہ کسی زہریلے اور موذی جانور کے نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہے۔) پھر اُنھوں نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ اب اندر تشریف لے آئیے چنانچہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم غار میں داخل ہوئے اور اپنا سر مُبارک حضرت ابوبکرؓ کی گود میں رکھ کر سو گئے۔ اسی دوران ایک سوراخ کے اندر سے سانپ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاؤں میں کاٹ لیا، لیکن (وہ اسی طرح بیٹھے رہے اور) اس ڈر سے اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کی کہ کہیں رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم جاگ نہ جائیں آخر کار (شدّتِ تکلیف سے) ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے۔ اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چہرہ مُبارک پر گرے، جس سے آپ کی آنکھ کھل گئی) آپؐ نے (ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو) پوچھا: ابوبکرؓ یہ تمہیں کیا ہُوا؟ اُنھوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے (کسی زہریلے جانور یعنی سانپ نے) کاٹ لیا ہے۔ آنحضرتؐ نے (یہ دیکھ کر) اپنا مُبارک لعابِ دَہن (اُن کے پاؤں میں کاٹی ہوئی جگہ پر) ٹپکا دیا اور (تکلیف واذیت کی) جو کیفیّت اُن کو محسوس ہو رہی تھی، وہ جاتی رہی۔ اسی سانپ کا وہ زہر تھا جو حضرت ابوبکرؓ پر دوبارہ اثر انداز ہُوا۔ اور اسی کے سبب ان کی موت واقع ہُوئی۔

اور اُن کا وہ دن (کہ جس کے بارے میں میری آرزو ہے کہ کاش میرے زندگی بھر کے اعمال ان کے صرف اس دن کے عمل کے برابر قرار پائیں) وہ دن تھا جب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس دُنیا سے رحلت فرمائی تھی۔ اور بعض عرب قبائل مرتد ہو گئے تھے، (ان قبائل کے) لوگوں نے کہا تھا کہ، ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ کا کہنا تھا کہ اگر یہ لوگ (زکوٰۃ میں اُونٹ کے پاؤں باندھنے کے بقدر) رسی بھی دینے سے مجھے انکار کریں گے تو یقیناً میں اُن سے جہاد کروں گا۔ مَیں نے (ان کا یہ فیصلہ سُن کر) عرض کیا تھا: اے خلیفہء رسول اللہ (یہ بڑا نازک موقع ہے) آپ کو لوگوں سے اُلفت وخیر سگالی کا برتاؤ اور نرمی کا سلوک کرنا چاہیے۔ حضرت ابوبکرؓ نے (بڑے تیکھے لہجہ میں) مجھے جواب دیا تھا کہ تم اپنے زمانہء جاہلیّت ہی میں غیور و بہادر اور قوی و غُصّہ وَر تھے! اور اب اپنے زمانہء اسلام میں بُزدل و پست ہمّت ہو گئے ہو؟ اس حقیقت کو نہ بھولو کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا

ہے اور دین کامل ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں دین کمزور و ناقص ہو جائے۔ ایسا میں اپنی زندگی میں ہرگز نہیں ہونے دوں گا"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک واقعہ منقول ہے کہ ان کے سامنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو وہ رونے لگے اور فرمایا وَدِدْتُّ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّہٗ مِثْلُ عَمَلِہٖ یَوْمًا وَّاحِدًا مِّنْ اَیَّامِہٖ کہ میرے سارے عمل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک دن کے عمل کے برابر ہو جائیں وَلَیْلَۃً وَّاحِدَۃً مِّنْ لَّیَالِیْہٖ اور اُن کی ایک رات کے برابر ہو جائیں۔ جو راتیں اُنھوں نے گزاری ہیں جو دِن اُنھوں نے گزارے ہیں ان میں سے ایک دن کے عمل کے برابر اور ایک رات کے عمل کے برابر ہو جائیں تو یہ میری تمنّا ہے کاش ایسا ہو جائے کہ میرے سارے عمل مل کر اللہ کے یہاں اُس درجے کو پہنچ جائیں۔

رات کے عمل سے کونسا عمل مُراد ہے اور دِن کے عمل سے کونسا عمل ہے (تو فرمایا کہ) رات کا عمل تو وہ ہے۔ فَلَیْلَۃٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ یعنی میری مُراد وہ رات ہے۔ جب اُنھوں نے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ سفر کیا اور غار تک پہنچے فَلَمَّا انْتَہَیَا اِلَیْہِ۔ جب غارِ ثور تک پہنچے ہیں تو وہاں عرض کرنے لگے وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُہٗ حَتّٰی اَدْخُلَہَا۔ آپ اس میں پہلے نہ جائیں پہلے میں جاؤں گا۔ فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْئٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ اگر اس میں کوئی چیز ہوئی کوئی جانور ہوا کوئی زہریلی چیز ہوئی تو مجھے لگے گی وہ، جناب کو نہ تکلیف پہنچے، روک دیا، اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کے اس روکنے کو منظور فرمالیا فَکَسَحَہٗ اُنھوں نے اس کو صاف کیا جیسے جھاڑو دیتے ہیں۔ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِہٖ ثُقُبًا اُس کے ایک سرے پر اُنھوں نے یہ محسوس کیا کہ ادھر کچھ سوراخ ہیں، سوراخوں میں جانور ہوا کرتے ہیں فَشَقَّ اِزَارَہٗ اُنھوں نے اپنا ایک کپڑا پھاڑا تہبند کی طرح کا وہ پھاڑا۔ وَسَدَّ ھَا بِہٖ اور وہ پھاڑ پھاڑ کر اس میں لگا دیا۔ سوراخ بند کر دیے وَبَقِیَ مِنْہَا اثْنَانِ۔ دو سوراخ پھر بھی رہ گئے اور وہ جو کپڑا تھا۔ تہبند کی قسم کا وہ ختم ہو گیا فَاَلْقَمَہُمَا رِجْلَیْہِ۔ اُن میں اُنھوں نے اپنے پاؤں جیسے لقمہ ہوتا ہے اس طرح اُن کو ڈال دیا۔ اُن میں ایڑی لگا دی یا انگوٹھا لگا دیا۔ پھر جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا اُدْخُلْ تشریف لے آئیے، آپ تشریف لے آئے، اور اُنھوں نے عرض کیا ایسے کرتے ہیں کہ یہ میری جو گود ہے اس میں سر مُبارک رکھ لیجیے آپ نے اُسے بھی مان لیا وَنَامَ اور آپ کو نیند بھی آگئی فَلُدِغَ

اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِجْلِہٖ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں وہاں سانپ تھا اُس نے کاٹ لیا مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَۃَ اَنْ یَّنْتَبِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سانپ نے ڈسا ہو اور پھر بھی بندہ برداشت کرلے یہ بہت مشکل کام ہے اس اندیشے سے کہ کہیں جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نیند خراب نہ ہو۔ آپ نیند سے بیدار نہ ہو جائیں، لیکن وہ ایسی تکلیف تھی کہ اس کے اثر سے اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ حرکت تو اُنھوں نے نہیں کی لیکن اس کا زہر تھا۔ تندید لہر تھی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے ایک آنسو گر گیا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر یا چند آنسو گر گئے تو اس سے آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا مَالَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ سانپ نے کاٹ لیا ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

اس ساری چیز میں آپ دیکھ لیں دونوں حضرات چل کر گئے ہیں چڑھائی چڑھے ہیں سوا گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے کی بہرحال گھنٹے سے زیادہ کی چڑھائی ہے، چڑھ کر ہی تھک جاتا ہے آدمی لیکن اُنھوں نے یہ نہیں عرض کیا کہ میں بھی تھک گیا ہوں جناب بھی تھک گئے ہیں چلئے دونوں لیٹیں جا کے یہ بات نہیں بلکہ وہاں جا کر مستعدی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور یہ عرض کر رہے ہیں کہ میں اندر جاؤں گا، پھر جناب تشریف لے جائیں اس میں، اور مستعدی کے علاوہ یہ قربانی ہے کہ اگر کوئی چیز ہو تو مجھے لگے جناب بچ جائیں۔ پھر اندر جا کر اُنھوں نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ سوراخ ہے اور غیر آباد علاقہ ہے۔ یہاں خطرناک چیز ہو سکتی ہے اُنھوں نے اپنے دونوں پاؤں اُس پر لگا دیے، اور اندر جا کے بیٹھ کر پھر بھی یہ نہیں کرتے کہ میں بھی تھوڑا سا لیٹ لوں، کمر سیدھی کر لوں تھوڑی سی یہ بھی نہیں کرتے بلکہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جیسے کہ بالکل سچ مچ فدا تھے۔ عرض کرتے ہیں کہ جناب لیٹ لیجیے تھوڑی سی دیر آپ آرام فرما لیجیے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دربار میں انتہائی مقبولیت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کہ آپ کو ان کی گود میں نیند بھی آگئی، اس کے بعد درجہ ہے یہ آخری جو آرہا ہے اس میں ہے کہ سانپ نے ڈس لیا جب سانپ نے ڈس لیا پھر تو اُٹھا دینا چاہیے تھا کہ حضرت یہ قصہ پیش آگیا کون اتنا احترام رکھ سکتا ہے۔ اور اس میں بے حرمتی کی بھی بات کوئی نہیں تھی لیکن جو خاص کیفیت ہوتی ہے انتہا درجے محبت کی اُس کے منافی تھا۔ لہٰذا یہ بھی نہیں کیا۔ برداشت ہی کرتے رہے۔ اب فطرت کو دیکھو کسی کو بھی قابو نہیں یہ تو فطری بات ہے کہ آنکھ سے آنسو بہہ گئے کپڑے تو تھے نہیں، رومال تو تھا نہیں کہ پونچھتے رہتے وہ گر بھی گئے کچھ کپڑوں

پر گرے ہوں گے کچھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر گر گئے ہوں گے کیونکہ گود میں تھا چہرۂ مبارک، اور پھر جب آپ بیدار ہوتے دریافت فرمایا کیا بات ہے پھر بھی بے تابی کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا۔ پُورا ادب اسی طرح ملحوظ ہے اور عرض کر رہے ہیں لُدِغتُ اور ساتھ ہی کہہ رہے ہیں فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یہ جملہ بھی ساتھ تھا۔ اتنی زیادہ قربانیاں اتنا زیادہ ادب اور اتنا زیادہ قرب، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ رات جو گزری ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے سارے عملوں میں سے آدھے عمل اگر اس ایک رات کے بدلے میں چلے جائیں تو یہ مجھے پسند ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ایسا ہو جائے۔

بہت مشکل کام ہے یہ اور بڑا قیمتی ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کا تعلق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا پاؤں لے لیا اور اُس پر تھتکارا کچھ یعنی پھونک کے ساتھ لعابِ دہن بھی گزرا اور لگا ہے۔ فرماتے ہیں وہ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهٗ جو تکلیف محسوس ہو رہی تھی وہ جاتی رہی وہ زہر ٹھیک ہو گیا جیسے جھاڑنے سے ٹھیک ہو جاتا ہے ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ

اس کے بعد آخری دَور میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت میں (یہ زہر اس وقت تک پوشیدہ رہا، اُس وقت) اُس کا اثر نمودار ہوا۔ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ

یہ ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب بنا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اجر دینا تھا شہید کا کہ اُن کو اس طرح شہید کا اجر مل جائے باقی تینوں حضرات تو ہوئے ہی شہید ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یہ تو ہتھیاروں سے شہید ہوئے ہیں۔

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زہر دیا تھا خیبر والے یہودیوں نے اور اُس زہر سے جو لوگ اس کھانے میں شریک تھے کچھ صحابۂ کرام جنھوں نے وہ نگل لیا تھا وہ جانبر نہیں ہو سکے وفات پا گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لقمہ اُٹھایا تو بتادیا لقمے نے کہ میرے اندر زہر ہے وہ آپ نے اندر رکھا تھا منہ میں اور نکال دیا تھا، لیکن اتنا تیز تھا اور اس قسم کا تھا وہ زہر کہ اُس کا اثر محسوس فرماتے رہے حتیٰ کہ وفات کے قریب

بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ نے فرمایا وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِیْ مِنْ ذَالِكَ السَّمِّ وہ جو مجھے زہر دیا گیا تھا اُس سے مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میری شہ رگ

جیسے کٹ رہی ہو یا کٹ گئی ہو مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے۔ وہ اجر ہو گیا شہادت کا۔ یہاں بھی شہادت کا اجر ہو گیا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اور باقی تین جو ہیں وہ اس طرح سے شہید ہوئے ہیں وہ اسلحہ سے شہید ہوئے ہیں تو جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی یہ رات ہے تو وہ فرماتے ہیں (یہ تو بہت بڑی قیمتی رات ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کا تعلق ہے اور سارا فیض ذات ہی سے ہوا جس چیز کا تعلق ذاتِ اقدس سے ہو وہ سب سے قیمتی ہے) کہتے ہیں کہ میرے آدھے عمل چلے جائیں ابو بکر لے لیں رضی اللہ عنہ اور ایک رات کا یہ عمل مجھے دے دیں۔

آدھے اعمال کے بدلے میں فرماتے ہیں وَدِدْتُّ تو مجھے یہ پسند ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسے ہو جائے، مجھے یہ محبوب ہے کہ ایسے ہو جائے، یہ سودا مہنگا نہیں ہے بلکہ یہ سودا انفع کا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن کی محبّت دے اور آخرت میں ان کے ساتھ محشور فرمائے۔

✣✣✣✣

انتقالِ پُر ملال

گزشتہ ماہ کی ۲۲ تاریخ بروز جمعہ حضرت اقدس بانی جامعہ مدنیہ کے دیرینہ رفیق وعقیدت منداور ڈیرہ اسمٰعیل خان کی ممتاز سماجی شخصیّت جناب عبدالکریم صاحب صابر وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت اچھے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دین اور عُلماء کے بہت قدر دان تھے۔ بیعت کا تعلّق حضرت شیخ الاسلام مولانا سیّد حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ سے تھا۔ مولانا ابو الکلام آزاد کی تحریرات صفحوں کے صفحے ازبر یاد کر رکھے تھے جن کو بہت جوش اور ولولہ سے فر فر سنایا کرتے۔ مجلسی اور زندہ دِل انسان تھے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خطاؤں سے درگزر فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اُن کی اولاد کو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ادارہ اُن کے غم میں برابر کا شریک ہے جامعہ میں مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب بھی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

✣✣✣✣